"کھاتی پیتی ثقافت"

حسبِ توفیق

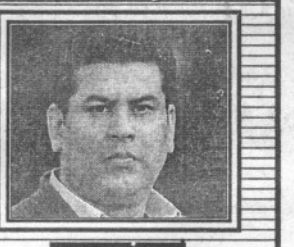

توفیق بٹ

میں، امریکہ، برطانیہ، ناروے، ایران اور ابو ظہبی سمیت بہت سے ملکوں کی سیاحت کر چکا ہوں، ان ملکوں میں اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے دستیاب ہیں، مگر جو ذائقہ ہمارے پاکستانی (دیسی) کھانوں میں ہے، وہ دنیا بھر میں اور کہیں نہیں۔ پنجاب اس حوالے سے بہت مشہور ہے اور لاہور تو خاص طور پر کھانے پینے کا شہر سمجھا جاتا ہے، اس شہر کا ایک علاقہ گوالمنڈی بھی ہے جو کھانے پینے کے حوالے سے دنیا بھر میں جانا پہچانا جاتا ہے۔

میرا ایک قریبی عزیز اور گوالمنڈی کا سابقہ رہائشی قیصر نسیم بٹ پچھلے پندرہ برسوں سے بریڈ فورڈ (برطانیہ) میں مقیم ہے، وہ وہاں کا کاروباری آدمی ہے اور ماشاء اللہ ٹھیک ٹھاک زندگی بسر کر رہا ہے۔ گزشتہ ہفتے اس نے مجھے فون پر اطلاع دی کہ وہ اپنے چھ عدد برطانوی دوستوں کے ہمراہ پاکستان (لاہور) آ رہا ہے، میں نے اسے کہا کہ ابھی تو کچھ عرصہ پہلے ہی تم یہاں سے ہو کر گئے ہو تو پھر دوبارہ یہاں آنے کا پروگرام کیسے بن گیا، کہنے لگا گوالمنڈی کا "فوڈ میلہ" دیکھنے آ رہا ہوں۔ میں نے کہا کچھ خدا کا خوف کرو صرف فوڈ میلہ دیکھنے کے لئے تم اتنے پیسے ضائع کرو گے؟ تو کہنے لگا کہ اب تو ہم ٹکٹیں بھی لے چکے ہیں، میں یہاں دراصل اپنے برطانوی دوستوں سے فیتے کی "لسی" امرتسریوں کی "باقرخانیوں" سردار کی "مچھلی" نسبت روڈ کے ہریسے اور بھولے کے نان چھولوں کا بہت ذکر کرتا تھا۔ اب فوڈ میلے نے یہ جواز پیدا کر دیا ہے کہ میں اپنے ان برطانوی دوستوں کو اپنے علاقے گوالمنڈی کی کھابہ ثقافت دکھاؤں، چنانچہ گوالمنڈی کی کھابہ ثقافت دیکھنے کے لئے یہ لوگ یکم نومبر کو لاہور پہنچے، ان کے قیام کا بندوبست بھی گوالمنڈی میں ہی کیا گیا ہے۔ گزشتہ روز یہ فوڈ میلے میں میرے مہمان تھے۔ میں نے اپنے عزیز کے ان برطانوی دوستوں کو یہاں جس طرح کھاتے دیکھا تو مجھے شک ہونے لگا کہ یہ "برطانوی" بھی "کشمیری" ہیں کیونکہ کھانے پینے کے معاملے میں کشمیری کوئی "کمپرومائز" نہیں کرتے، رہنے کے لئے گھر ہو نہ ہو، پہننے کے لئے کپڑے ہوں نہ ہوں، کھانے کے لئے روٹی ضرور ہونی چاہئے۔

میں نے پہلے بھی ایک بار لکھا تھا کہ ہمارے ہاں کھانے پینے کے حوالے سے دو قسم کے لوگ موجود ہیں، ایک وہ جو زندہ رہنے کے لئے کھاتے ہیں اور دوسرے کھانے کے لئے زندہ رہتے ہیں، گوالمنڈی میں دوسری قسم کے لوگ زیادہ ہیں۔ یہ لوگ موت سے صرف اس لئے خوف کھاتے ہیں کہ قبر میں انہیں کھانا نہیں ملے گا، اگر انہیں یہ یقین دلا دیا جائے کہ قبر میں انہیں اچھا کھانا ملے گا تو ان میں سے بہت سے لوگ مرنے کے لئے بھی تیار ہو جائیں۔

گوالمنڈی معزول وزیر اعظم جناب نواز شریف کا حلقہ انتخاب بھی ہے، نواز شریف کے دور اقتدار میں اس علاقے کے بعض مسلم لیگیوں نے "کھانے پینے" کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے تھے، اس دور میں یہاں کے لوگ "پلیٹ" تک کھاتے رہے، یہی وجہ ہے کہ اس علاقے کے مسلم لیگیوں کے پیٹ بڑھے ہوئے ہوتے ہیں، خواجہ ریاض محمود صبح و شام ظہور الٰہی روڈ پر "واک" کرنے کے باوجود اپنا پیٹ کم نہیں کر سکے، کیونکہ ان کا تعلق بھی اسی علاقے سے ہے۔ بہر حال اس علاقے کے لوگ خاصے "زندہ دل" ہیں۔ ان لوگوں نے "زندہ دلان لاہور" کے نام سے ایک تنظیم بھی بنائی ہوئی ہے، اس تنظیم میں کچھ جرائم پیشہ لوگ بھی شامل ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے بعض سیاستدانوں کی طرح ہمارے بعض جرائم پیشہ لوگ بھی خاصے زندہ دل ہوتے ہیں کہ زندگی زندہ دلی کا نام ہے!

ان دنوں گوالمنڈی کی رونقیں عروج پر ہیں۔ "فوڈ سٹریٹ" ایک خوبصورت تفریح گاہ بنی ہوئی ہے، یہاں گھروں کو خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا ہے، پرانے گھروں کو اتنا خوبصورت بنا دیا گیا ہے کہ نئے گھر ان کے سامنے اپنی حیثیت کھو بیٹھے ہیں۔ یہ علاقہ ان دنوں عالمی سطح پر توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے، دور دراز سے لوگ یہاں آتے ہیں، کھاتے ہیں بلکہ بٹ برادری کے بعض لوگ تو یہیں سو جاتے ہیں کہ صبح اٹھ کر انہیں پھر کھانے پینے کا کام کرنا ہوتا ہے۔

گوالمنڈی کے ایک بٹ صاحب بہت زیادہ کھاتے تھے، وہ پوری پوری دیگیں ہڑپ کر جاتے تھے، اس حوالے سے وہ مشہور ہوئے تو ایک سرکس کے مالک نے ان سے پوچھا کہ آپ سرکس میں کام کریں گے؟ بٹ صاحب نے کہا کہ مجھے کیا کرنا ہوگا؟ سرکس کے مالک نے جواب دیا کہ آپ کو لوگوں کے سامنے "کھانے پینے" کا مظاہرہ کرنا پڑے گا، بٹ صاحب مان گئے، چنانچہ سرکس میں لوگوں کے سامنے بٹ صاحب نے اتنا کھایا کہ لوگ حیران رہ گئے، سرکس کے مالک نے بٹ صاحب سے گزارش کی کہ لوگ جوق در جوق آپ کی صلاحیتوں کے اس مظاہرے کو دیکھنے آ رہے ہیں آپ براہ کرم ہمارا 6 سے 9 بجے والا شو بھی کر دیں، چنانچہ بٹ صاحب نے 6 سے 9 بجے والا شو بھی کر دیا، شہر میں دھوم مچ گئی اور پورا شہر بٹ صاحب کا یہ کارنامہ دیکھنے آ گیا۔ سرکس کے مالک نے پھر کہا کہ بٹ صاحب آپ کو دیکھنے کے لئے تو پورا شہر امڈ پڑا ہے، آپ سے گزارش ہے کہ ہمارا 9 سے 12 بجے والا آخری شو بھی کر دیں، یہ سن کر بٹ صاحب سخت غصے میں آ گئے اور کہنے لگے کہ کیا میں آپ کے شوہی کرتا رہوں گا۔ گھر جا کر میں نے کوئی روٹی شوٹی بھی کھانی ہے؟

بہر حال جن لوگوں نے رات کو "فوڈ میلے" میں آنا ہوتا ہے، وہ صبح ہی سے کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں، گوالمنڈی میں تو پہلے ہی کھانے پینے کی بہترین چیزیں دستیاب تھیں، اب فوڈ میلے میں فوڈ کوالٹی اور بھی بہتر ہو گئی ہے، چنانچہ لوگوں کی اکثریت نے اس فوڈ میلے کو سراہا ہے۔ کچھ لوگ اس پر تنقید بھی کر رہے ہیں لیکن میرے خیال میں ان لوگوں کا تعلق فائیو سٹار ہوٹلوں سے ہے، جن کا بزنس اس فوڈ میلے کی وجہ سے متاثر ہو رہا ہے، فائیو سٹار ہوٹل میں جو کھانا ایک آدمی کا سو روپے میں کھاتا ہے، فوڈ میلے میں اس سے بہتر کھانا سو روپے میں مل جاتا ہے اور پھر ماحول بھی فائیو سٹار ہوٹل کا نہیں بلکہ رات کو غمید پیر زادہ بھی اپنی "سالیوں" کے ساتھ یہاں آ جاتی ہیں، چند دوسری اداکارائیں بھی لوگوں کا کھانا ہضم کروانے کے لئے یہاں موجود ہوتی ہیں، چنانچہ یہ فوڈ میلہ آج کل ثقافتی سرگرمیوں کا خصوصی مرکز بنا ہوا ہے۔ پنجاب کی ثقافت کو نمایاں کرنے کے لئے یہ ایک منفرد کارنامہ ہے، اس طرح کے کارنامے ہر شہر میں ہونے چاہئیں۔

پی ایچ اے کے زیر اہتمام لگنے والا فوڈ میلہ حکومت پنجاب کی ایک اچھی کاوش ہے۔ گزشتہ دنوں گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ محمد صفدر نے جیلوں سے کچھ قیدی رہا کئے تو میرے دل میں یہ احساس پیدا ہوا کہ ان قیدیوں کو بھی فوڈ میلے میں لے جا کر کھانا کھلانا چاہئے، گورنر صاحب خود بھی اس کھانے میں شریک ہوں کیونکہ وہ بھی تو ایک قیدی ہیں، حکومت کے نمائندے حکومت کے قیدی ہی ہوتے ہیں، فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ وہ جیل میں رہنے کی بجائے بڑے بڑے گھروں میں رہتے ہیں، گورنر ہاؤس بھی ایک قید خانہ ہے، مجھے یقین ہے کہ گورنر صاحب گورنر ہاؤس سے باہر نکل کر سکون محسوس کرتے ہوں گے، اس فوڈ میلے کا افتتاح بھی گورنر پنجاب نے کیا تھا، چیف سیکرٹری، کمشنر لاہور اور دیگر اعلیٰ افسران بھی اپنے اہل خانہ کے ہمراہ یہاں موجود تھے، گورنر صاحب نے ان لوگوں کے ہمراہ مچھلی، تکے کباب اور پتھورے کھا کر ثابت کر دیا کہ وہ بھی کھانے پینے والے آدمی ہیں، گورنر صاحب کو چاہئے کہ ایک روز وہ اس "فوڈ میلے" میں غریبوں، مسکینوں اور یتیموں کے ساتھ بھی کھانا کھائیں، اس روز کھانے کی لذت ہی اور ہوگی، پی ایچ اے کے ڈائریکٹر جنرل کامران لاشاری درد دل رکھنے والے آدمی ہیں، انہیں چاہئے کہ اس فوڈ میلے کا ایک دن ان لوگوں کے لئے وقف کر دیں جو رات کو تندوروں پر روٹی کے سوکھے ٹکڑے تلاش کر کے اپنے پیٹ کی آگ بجھاتے ہیں اور فٹ پاتھوں پر سو جاتے ہیں، گوالمنڈی کے فوڈ میلے میں ان لوگوں کے پیٹ کی آگ بجھے گی تو ایک عجب سماں پیدا ہوگا، یہ سماں جنت کے نظاروں جیسا ہوگا، کامران لاشاری "نظر" والے آدمی ہیں وہ چاہیں تو یہ "نظارہ" کر سکتے ہیں۔ ☆